حکمتِ سید مودودیؒ

ان پڑھ عوام میں دعوت کا کام

سوال:۔ ۸۰ فیصد ان پڑھ لوگوں کو دعوتِ اسلامی سے کیسے روشناس کرایا جائے؟

جواب:۔ اسلام کی دعوت جب عرب میں پیش کی گئی تھی اس وقت کی مخاطب آبادی تقریباً سو فیصد ان پڑھ تھی۔ قریش جیسے ترقی یافتہ قبیلے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس میں صرف سترہ افراد پڑھے لکھے تھے۔ مدینے میں اس سے بھی کم لوگ تعلیم یافتہ تھے۔ اور باقی عرب کی حالت کا اندازہ آپ ان دو بڑے شہروں کی حالت سے کر سکتے ہیں۔ قرآن مجید اس ملک میں لکھ کر نہیں پھیلایا گیا تھا۔ بلکہ وہ لوگوں کو زبانی بتایا جاتا تھا۔ صحابہ کرامؓ اس کو سُن کر ہی یاد کرتے تھے۔ اور پھر زبانی ہی اُسے دوسروں کو سُناتے تھے۔ اِسی ذریعہ سے پورا عرب اسلام سے روشناس ہوا۔ پس درحقیقت لوگوں کا ان پڑھ ہونا کوئی ایسی دشواری نہیں ہے جس کی وجہ سے اسلام کی تبلیغ نہ ہو سکتی ہو۔ آغازِ اسلام میں اس دین کی تبلیغ ان پڑھ لوگوں ہی میں کی گئی تھی اور یہ محض زبانی تبلیغ و تلقین ہی تھی جس سے اُن کو اِس قدر بدل دیا گیا، ایسا زبردست انقلاب ان کے اندر برپا کر دیا گیا کہ وہ دُنیا کے مصلح بن کر کھڑے ہو گئے۔ اب آپ یہ کیوں سمجھنے لگے ہیں کہ ۸۰ فیصد ان پڑھ آبادی میں اسلام کی دعوت نہیں پھیلائی جا سکتی؟ آپ کے اندر ۲۰ فیصد تو پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں۔ وہ پڑھ کر اسلام کو سمجھائیں اور پھر باقی ۸۰ فیصد لوگوں کو زبانی تبلیغ و تلقین سے دین سمجھائیں۔ پہلے کی بہ نسبت اب یہ کام زیادہ آسان ہو گیا ہے۔ البتہ فرق جو کچھ ہے وہ صرف

یہ ہے کہ اس وقت جو شخص بھی اسلام کی تعلیمات کو سن کر ایمان لاتا تھا وہ ایمان لا کر بیٹھ نہیں جاتا تھا بلکہ آگے دوسرے بندگانِ خدا تک ان کی تعلیمات کو پہنچانا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ اس کی تمام حیثیتوں پر مبلغ ہونے کی حیثیت غالب آ جاتی تھی۔ وہ ہمہ تن ایک تبلیغ بن جاتا تھا۔ جہاں جس حالت میں بھی اسے دوسرے لوگوں سے سابقہ پیش آتا تھا، وہ اُن کے سامنے اللہ اور اُس کے رسولؐ کی ہدایات بیان کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا۔ وہ ہر وقت اس تلاش میں لگا رہتا تھا کہ کسی طرح اللہ کے بندوں کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علم کی روشنی میں لائے۔ جتنا قرآن بھی اسے یاد ہوتا اُسے لوگوں کو سناتا، اور اسلام کی تعلیمات جتنی کچھ بھی اسے معلوم ہوتیں، اُن سے وہ لوگوں کو آگاہ کرتا تھا۔ وہ انہیں بتاتا تھا کہ صحیح عقاید کیا ہیں جو اسلام سکھاتا ہے اور باطل عقیدے اور خیالات کون سے ہیں جن کی اسلام تردید کرتا ہے۔ اچھے اعمال اور اخلاق کیا ہیں جن کی اسلام دعوت دیتا ہے، اور بُرائیاں کیا ہیں جن کو وہ مٹانا چاہتا ہے۔ یہ سب باتیں جس طرح پہلے سنائی اور سمجھائی جاتی تھیں اُسی طرح آج بھی سنائی اور سمجھائی جا سکتی ہیں۔ ان کے لیے نہ سنانے والے کا پڑھا لکھا ہونا ضروری ہے نہ سننے والے کا۔ یہ ہر وقت بیان کی جا سکتی ہیں اور ہر شخص کی سمجھ میں آ سکتی ہیں۔

(تصریحات۔ ص ۲۴۴، ۲۴۵)